اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

دُرودِ پاک کی فضیلت

حضرت سَیِّدُنا عبدُاللہ بن عَمرو رَضِیَ اللہُ عَنْہُما فرماتے ہیں: مَنْ صَلّٰی عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاحِدَۃً۔ جو شخص نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایک بار دُرود پاک پڑھے گا: صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَمَلَائِکَتُہٗ سَبْعِیْنَ صَلَاۃً۔ اس پر اللہ پاک اوراس کے فرشتے ستر(70) مرتبہ رَحمت بھیجیں گے۔(مسند احمد، 599/3، حدیث: 6925)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ

13‘12 جُمادَی الاُولیٰ 1442ھ	عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی	28‘29 دسمبر 2020ء

مؤمنین کے 5 اوصاف

اللہ پاک پارہ 10 سُوْرَۃُ توبہ کی آیت نمبر 71 میں ارشاد فرماتا ہے:

وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓىِٕكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۷۱﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں ایک دوسرے کے رفیق ہیں بھلائی کا حکم دیں اور برائی سے منع کریں اور نماز قائم رکھیں اور زکوۃ دیں اور اللہ و رسول کا حکم مانیں یہ ہیں جن پر عنقریب اللہ رحم کرے گا بے شک اللہ غالب حکمت والا ہے۔

تفسیرصراطُ الجنان کی جلد4 صفحہ 176 تا178 میں ہے: اِس آیت سے مومنوں کے اوصاف، ان کے اچھے اعمال اور ان کے اُس اجر و ثواب کو بیان فرمایا، جو اللہ تعالیٰ نے دنیا و آخرت میں ان کے لئے تیار فرمایا ہے، چنانچہ ارشاد فرمایا کہ ☆ مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں ایک دوسرے کے رفیق، آپس میں دینی محبت واُلفت رکھتے اور ایک دوسرے کے معین و مدد گار ہیں۔ ☆اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر ایمان لانے اور شریعت کی اِتباع کرنے کا حکم دیتے ہیں اور شرک و معصیت(گُناہ) سے منع کرتے ہیں۔☆فرض نمازیں ان کے حدود و اَرکان پورے کرتے ہوئے ادا کرتے ہیں۔☆ اپنے اوپر واجب ہونے والی زکوۃ دیتے ہیں اور ہر معاملے میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا حکم مانتے ہیں۔☆ان صفات سے مُتَّصِف مومن مرد اور عورتیں وہ ہیں جن پر عنقریب اللہ تعالیٰ رحم فرمائے گا اور انہیں دردناک عذاب سے نجات دے گا۔ بیشک اللہ تعالیٰ غالب اور حکمت والا ہے۔☆اس آیت میں **مومنوں کے 5 اَوصاف** بیان کئے گئے:(1)…وہ ایک دوسرے کے رفیق ہیں۔(2)… بھلائی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے منع کرتے ہیں۔(3)… نماز قائم کرتے ہیں۔(4)… زکوۃ دیتے ہیں۔(5)…اللہ تعالیٰ اوراس کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا حکم مانتے ہیں۔ اس آیت میں بیان ہوا کہ مسلمان ایک دوسرے کے رفیق اور معین و مددگار ہیں اور حدیثِ پاک میں بیان ہوا کہ مسلمان اتفاق اور اتحاد میں ایک عمارت کی طرح ہیں، چنانچہ

حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے، نبیِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا "سارے مسلمان ایک عمارت کی طرح ہیں، جس کا ایک حصہ دوسرے کو طاقت پہنچاتا ہے اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی انگلیوں میں انگلیاں ڈالیں۔(بخاری، 2 / 127، حدیث: 2446)۔

حضرت نُعمان بن بشیر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے، حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا "مسلمانوں کی آپس میں دوستی، رحمت اور شفقت کی مثال جسم کی طرح ہے، جب جسم کا کوئی عُضْو بیمار ہوتا ہے تو بخار اور بے خوابی(نیند نہ آنے میں) میں سارا جسم اس کا شریک ہو جاتا ہے۔(مسلم، 1396، حدیث: 66(2586))

مثبت سوچ (Positive Thinking) ضروری ہے

دل اور دماغ انسانی جِسْم کے اہم اَعضاء ہیں۔ دل انسانی جسم کیلئے بادشاہ ہے اور دماغ اس بادشاہ کیلئے وزیر و مُشیر کے مرتبے پر ہے۔ کسی بھی واقعے کی تصدیق یا تَردِید کی تحریک دماغ سے ہی پیدا ہوتی ہے۔ کبھی کبھی تو یہ تحریک اتنی زبردست ہوتی ہے کہ دل بھی دماغ کی تائید کر بیٹھتا ہے۔ ایسے میں دماغ سے دُرست اور

مُثبَت (Positive) خیالات کا پیدا ہونا ضروری ہے، ورنہ گناہوں کا نہ رُکنے والا سلسلہ بھی شروع ہو سکتا ہے۔ قربان جائیے اسلامی تعلیمات پر جو دماغ کو ہمیشہ مُثبَت سوچنے یعنی حُسنِ ظن کی پابند بناتی اور بُری سوچ یعنی بدگمانی سے بچنے کی تاکید فرماتی ہیں۔ غور کیجئے! حُسنِ ظن (اچھے گمان) میں انسان کو کچھ عمل نہیں کرنا پڑتا صرف اپنی سوچ کو مُثبَت سَمت میں ڈھالنا ہوتا ہے، یوں وہ بغیر کچھ عمل کئے اپنے ربّ سے اَجر و ثواب کا مستحق بن جاتا ہے۔

حُسنِ ظن کی فضیلت پر فرامینِ مصطفیٰ (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم): (1) بے شک حُسنِ ظن رکھنا ایمان کا حصہ ہے۔ (تفسیر رُوحُ البیان، 9/ 84) (2) حُسنِ ظن ایک اچھی عبادت ہے۔ (ابوداؤد، 4/ 388)

مثبت سوچ (Positive Thinking) **کے فوائد:** مثبت سوچ یعنی حُسنِ ظن میں کوئی نقصان نہیں ہے اور بُری سوچ یعنی بدگمانی میں کوئی فائدہ نہیں ہے۔ لہٰذا ہمیشہ مثبت سوچ سے کام لیجئے۔ اس سے بُغض، کینہ، حَسَد، دشمنی دُور ہونے کے ساتھ سکونِ قلب اور دوسروں کی عزت کی حفاظت ہوتی ہے لہٰذا دوسروں کی خوبیوں پر نظر رکھئے، حُسنِ ظن کے مواقع تلاش کیجئے۔

حسد بھی ایک غلط سوچ ہے: کسی کی دینی یا دنیاوی نعمت کے زوال یعنی اس کے چھن جانے کی تمنّا کرنا یا یہ خواہش کرنا کہ فلاں شخص کو یہ نعمت نہ ملے، اس کا نام حسد ہے۔ (الحدیقۃ الندیۃ، 1/600) حسد کے نقصانات میں سب سے بڑا نقصان یہی ہے کہ (۞) حاسد انسان اللہ پاک سے بدگمان ہو جاتا ہے، اس کی سوچ غلط رخ پر کام کرنے لگتی ہے اور اس کے قول و عمل اور شب و روز کی سرگرمیوں سے خدا کے بارے میں بدگمانی اور ناانصافی کا اظہار ہونے لگتا ہے۔ (۞) حسد کا دوسرا بڑا نقصان یہ ہے کہ ایسا شخص تعمیری ذہن و فکر اور اصلاح و فلاح کی کاوش سے محروم ہو جاتا ہے، وہ اپنی زندگی کو بنانے، مستقبل کو سنوارنے اور صلاح و سدھار کے کام کرنے کے بجائے ہر وقت بے چینی میں مبتلا رہتا ہے کہ جن کو اللہ پاک نے اپنی نعمتوں سے نوازا ہے، ان کی شخصیت کو مجروح کرے، ان کو نقصان پہنچائے اور ان کی تذلیل کرے اور ان کی اذیت و تکلیف رسانی کا سامان کرے۔

لکھنے کی عادت نہ چھوڑیں

☆ **اللہ** پاک نے قرآنِ کریم کے پارہ 29 سُوْرَۃُ قَلَم کی آیت نمبر 1 میں **قلم** کا ذکر فرمایا ہے، اس سے لکھنے کی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔ ☆ درحقیقت لکھنے کے بڑے منافع ہیں، لکھنے ہی سے عُلوم ضبطِ تحریر میں آتے ہیں، گزرے ہوئے لوگوں کی خبریں، ان کے احوال اور ان کے کلام محفوظ رہتے ہیں۔ لکھنا نہ ہوتا تو دِین و دنیا کے کام قائم نہ رہ سکتے۔ قرآن میں کتاب، کتب کے الفاظ 263 مرتبہ اور اس مادہ سے دیگر الفاظ 57 مرتبہ آئے ہیں۔ کل: 320 مرتبہ۔ قلم اپنے پاس رکھنے کی عادت بنائیں۔ لکھا کام آتا ہے۔ قلم کے بغیر گھر سے نہ نکلیں۔

فرض علم حاصل کرنے کی اہمیت

اعلیٰ حضرت امام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: عِلمِ دین سیکھنا اس قدر کہ مذہبِ حق سے آگاہ، وُضُو غسل نَماز روزے وغیرہ ضَروریات کے اَحکام سے مُطَّلع ہو۔ تاجر تجارت، مزارِع (کسان) زراعت، اَجیر (مزدور، ملازم) اجارے، غَرَض ہر شخص جس حالت میں ہے اُس کے مُتَعَلِّق اَحکامِ شریعت سے واقِف ہو، فرضِ عین ہے جب تک یہ حاصِل نہ کرے جُغرافیہ، تاریخ وغیرہ میں وقت ضائع کرنا جائز نہیں۔ جو فرض چھوڑ کر نَفل میں مشغول ہو۔ حدیثوں میں اُس کی سخت برائی آئی اور اُس کا وہ نیک کام مردُود قرار پایا نہ کہ فرض چھوڑ کر فضولیات میں وقت گنوانا اِلخ۔ (فتاوٰی رضویہ، 23/ 648) افسوس! آج ہماری غالب اکثریت صرف و صرف دُنیوی عُلوم کے حُصول میں مشغول ہے، اگر کسی کو کچھ مذہبی ذوق ملا بھی تو اکثر اس کا دھیان مُستَحب عُلوم ہی کی طرف گیا۔ افسوس! صد کروڑ افسوس! فرض عُلوم کی جانب مسلمانوں کی توجُّہ نہ ہونے کے برابر ہے اور حالت یہ ہے کہ نمازیوں کی بھی بھاری تعداد نَماز کے ضَروری مسائل سے ناآشنا ہے۔ حالانکہ ان مسائل کو سیکھنا فرض اور نہ جاننا سخت گناہ ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”نَماز کے ضَروری مسائل نہ جاننا فِسق (گناہ) ہے۔“ (فتاوٰی رضویہ 6/ 523) حدیث پاک ہے کہ طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ یعنی، علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ (سُنَنِ ابن ماجہ، 1/ 146، حدیث 224) ہر شخص پر فرض ہے کہ وہ اپنی موجودہ حالت کے مسائل سیکھے۔ (کتاب الفقیہ والمتفقہ ج 1/ 45) فرض علم (جسے حاصل کرنا ہم پر فرض ہے) کو حاصل کرنا اپنے اوپر لازم

کیجئے۔ ہمیں اس حال میں نہیں مرنا کہ فسق (اللہ پاک کی نافرمانی) کا حکم ہم پر آتا ہو۔ میرے شعبے کے لیے مجھے کیا علم حاصل کرنا ہے، کیا معلومات ہونی چاہئیں، مجھے اپنے اندر کیا کیا صلاحیت پیدا کرنے کی کوشش کرنی ہوگی، اس پر غور کرتے رہیں۔ اپنے اندر سننے، سیکھنے اور سمجھنے کی صلاحیت پیدا کریں۔ میری اسی میں جیت ہے کہ میرا عمل اللہ پاک کی بارگاہ میں قبول ہو جائے۔

اپنے اخلاق اور زبان کی حفاظت کیجئے

(❀) جب **اخلاق** درست ہوتے ہیں تو کئی چیزیں درست ہونے لگتی ہیں۔ (❀) ہم کسی کو نگران تو بنا سکتے ہیں مگر لوگوں کے دلوں میں اتار نہیں سکتے، نگران کو اپنے عمل سے ہی دل میں اُترنا ہو گا۔ (❀) احیاء العلوم میں زبان کی آفات کا بار بار مطالعہ کیا جائے۔

3 فرامینِ مصطفٰی (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم): (1) **اللہ** پاک کے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ شخص وہ ہے، جو بڑا جھگڑالو ہے۔ (بخاری، 4/469، حدیث: 7188) (2) بندہ ایمان کی حقیقت میں اس وقت تک کمال کو نہیں پہنچ سکتا جب تک کہ وہ حق پر ہونے کے باوجود جھگڑانہ چھوڑ دے۔ (موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، 7/101، حدیث: 139) (3) جو حق پر ہونے کے باوجود جھگڑا چھوڑ دے، اس کے لئے جنّت کے اعلیٰ درجے میں گھر بنایا جائے گا اور جو باطل پر ہو کر جھگڑا چھوڑ دے، اس کے لئے جنت کے کناروں میں گھر بنایا جائے گا۔ (جامع الاصول، 2/523، حدیث: 1257 بتغیر قلیل) **دیگر اقوال:** (1) حضرت سیّدُنا عیسٰی عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا: جو زیادہ جھوٹ بولتا ہے وہ بے رونق ہو جاتا ہے۔ جو جھگڑا کرتا ہے اس کے اندر مُرَوَّت ختم ہو جاتی ہے، جس کی فکریں زیادہ ہوتی ہیں اس کا جسم بیمار ہو جاتا ہے اور جس کے اخلاق بُرے ہوتے ہیں وہ خود کو تکلیف پہنچاتا ہے۔ (2) حضرت سیّدُنا امام مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جھگڑے کا دین سے کچھ تعلق نہیں ہے، جھگڑا دلوں کو سخت کر دیتا ہے اور کینہ پیدا کرتا ہے۔ (3) حضرت سیّدُنا ابو دَرداء رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: تمہارے گناہ گار ہونے کیلئے اتنا ہی کافی ہے کہ تم ہمیشہ جھگڑا کرتے رہو۔ (احیاء العلوم مترجم، 3/355 تا 357) ☆ یہ موضوع تفصیلی طور پر بار بار پڑھنے کی ضرورت ہے، 12 بار پڑھیں، ان شاءَ اللہ ہر بار فیضانِ امام غزالی حاصل ہو گا۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ سے ایک جہان متاثر ہے، امیر اہلِ سنت مدظلہ العالی فرماتے ہیں کہ جہاں میرے آقا اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کا عقائد و اعمال کی پختگی کے معاملے میں مجھ پر فیضان ہے، وہاں باطن کی اصلاح میں حجۃُ الاسلام حضرت سیدنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ کا مجھ پر احسان ہے۔

دعوتِ اسلامی کے متحد ہونے کی وجہ: ☆ دعوتِ اسلامی والوں میں جو اتحاد ہے، اس میں امیر اہل سنت کی تربیت اور دُور اندیشی کار فرما ہے۔ **فرمانِ امیر اہلسنت:** اگر تمہارے نگران نے کوئی بات کی اور وہ شریعت کے خلاف نہیں تو اس پر لبیک کہنا چاہئے۔ ☆ اختلافات سے بچنا چاہتے ہیں تو ہر بات کے اصول، آئین اور طریقہ طے کیجئے۔

مومن نرم دل اور آسان معاملے والا ہوتا ہے

فرامینِ مصطفٰی (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم): (1) حُرِّمَ عَلَى النَّارِ كُلُّ هَيِّنٍ لَيِّنٍ سَهْلٍ قَرِيبٍ مِنَ النَّاسِ یعنی اس شخص پر جہنم حرام کر دی گئی ہے جو نرم خُو (طبیعت) ہو، تواضع وانکساری سے پیش آتا ہو، نرم زبان ہو، لوگوں کے لئے اس کے ساتھ معاملہ کرنا آسان ہو اور وہ لوگوں سے قریب ہو۔ (مسند امام احمد، 2/90، حدیث: 3938) (2) اَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَنْ يَحْرُمُ عَلَى النَّارِ أَوْ تَحْرُمُ عَلَيْهِ النَّارُ تَحْرُمُ عَلٰى كُلِّ قَرِيبٍ هَيِّنٍ لَيِّنٍ سَهْلٍ یعنی کیا میں تمہیں اس شخص کے بارے میں خبر نہ دوں، جو آگ پر حرام ہے یا جس پر آگ حرام ہے؟ ہر وہ شخص جو لوگوں کے قریب ہو، ان کے ساتھ تواضع وانکساری سے پیش آتا ہے، نرم زبان اور سہل معاملے والا ہے۔ (ترمذی، 4/220، حدیث: 2496) اس حدیث پاک میں لوگوں کے قریب رہنے والے سے مراد وہ ہے کہ جب لوگوں کو اس کی ضرورت ہو تو وہ ان کے پاس چلا جائے، هَيِّن کا معنی نرم طبیعت والا ہے لَيِّن سے مراد نرم زبان والا ہے جبکہ سَهْل کا معنی لوگوں کی زیادتیوں سے درگزر کرنے والا ہے۔ (ماخوذ مراٰۃ المناجیح، 6/645) (3) بروزِ محشر تم میں سے میرے سب سے زیادہ محبوب اور تم میں سے میری مجلس میں سب سے زیادہ قریب وہ لوگ ہوں گے جو تم میں اچھے اخلاق والے اور نرم خُو ہوں، وہ لوگوں سے اُلفت رکھتے ہوں اور لوگ ان سے محبت کرتے ہوں۔ (ترمذی، 3/410،

حدیث:2025)(4)اللہ پاک اس آدمی پر رحم فرمائے جو بیچنے خریدنے اور تقاضا کرنے کے وقت نرم خُو رہے۔(بخاری،2/12،حدیث:2076)(5)مؤمن نرم دل اور نرم طبیعت ہوتے ہیں، جیسے نکیل والا اونٹ اگر چلایا جائے تو اطاعت (فرمانبرداری) کرے اور اگر پتھر پر بٹھایا جائے تو بیٹھ جائے۔(مشکاۃ المصابیح،2/230، حدیث:5086)یعنی مؤمن زبان کا بھی نرم ہوتا ہے دل کا بھی نرم۔(مراٰۃ المناجیح، 6/646،647 ملخصاً) (6)اَلْمُؤْمِنُ غِرٌّ كَرِيمٌ ، وَالْفَاجِرُ خِبٌّ لَئِيمٌ یعنی مؤمن روشن دماغ (نرم خو) اور سخی دل ہوتا ہے جبکہ فاسق وفاجر تنگ ظرف اور کمینہ ہوتا ہے۔" (جامع ترمذی:1966)(7)جب نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دو چیزوں میں سے ایک کا اختیار دیا جاتا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمیشہ ان میں سے آسان تر کو اختیار فرماتے۔(صحیح بخاری:3560)

شُبہ والی چیزوں سے بچئے

فرمانِ مصطفیٰ: اَلْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا مُشَبَّهَاتٌ لَا يَعْلَمُهَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَى الْمُشَبَّهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ وَعِرْضِهِ وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ كَرَاعٍ يَرْعَى حَوْلَ الْحِمَى يُوشِكُ أَنْ يُوَاقِعَهُ، أَلَا وَإِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى أَلَا إِنَّ حِمَى اللهِ فِي أَرْضِهِ مَحَارِمُهُ یعنی حلال ظاہر ہے اور حرام ظاہر ہے اور ان دونوں کے درمیان کچھ مُشْتَبَہ (شک والی) چیزیں ہیں جن کو بہت سے لوگ نہیں جانتے تو جو کوئی شبہ کی چیزوں سے بچ گیا، اس نے اپنے دین اور اپنی آبرو کو بچالیا اور جو کوئی ان شبہ کی چیزوں میں پڑ گیا تو اسکی مثال اس چرواہے کی ہے، جو بادشاہ کی محفوظ چراگاہ کے آس پاس اپنے جانوروں کو چرائے تو ہو سکتا ہے کہ وہ جانور شاہی چراگاہ میں داخل ہو جائیں۔ سُن لو! ہر بادشاہ کی ایک "حِمیٰ" (محفوظ و مخصوص چراگاہ) ہوتی ہے اور اللہ پاک کی "حِمیٰ" اس کی زمین میں وہ چیزیں ہیں، جن کو اس نے حرام ٹھہرایا ہے۔(بخاری، 1/ 13)

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ کون کون سی چیزیں حلال ہیں اور کون کون سی چیزیں حرام ہیں یہ تو بالکل واضح اور ظاہر ہے اور اس کو ہر عالم جانتا ہے کہ ☆ قرآن وحدیث نے جن جن چیزوں کو حلال قرار دیا وہ حلال ہیں جیسے پانی، گیہوں، چاول، میوہ وغیرہ ☆اور جن جن چیزوں کو حرام ٹھہرادیا وہ حرام ہیں جیسے شراب، مُردار، خنزیر وغیرہ وغیرہ ☆کچھ چیزیں ایسی ہیں جن کا حلال یا حرام ہونا مُشْتَبَہ ہے، بہت سے لوگ اس کے حلال یا حرام ہونے کو نہیں جانتے۔ لہٰذا جو شخص حرام کو چھوڑنے کے ساتھ ساتھ ان مُشْتَبَہ چیزوں کو بھی چھوڑ دے گا، اس کا دین محفوظ اور اس کی آبرو سلامت رہے گی۔ اور جو شخص مُشْتَبَہ چیزوں سے پرہیز نہیں کرے گا، وہ کبھی نہ کبھی حرام میں بھی ضرور مبتلا ہو جائے گا۔ **بادشاہ کی مخصوص چراگاہ:** مُشْتَبَہ چیزوں سے پرہیز نہ کرنے والے شخص کی مثال ایسی ہے کہ جیسے کوئی چرواہا اگر اپنے جانوروں کو بادشاہ کی مخصوص چراگاہ کے اردگرد چرائے گا تو کبھی نہ کبھی اس کے جانور بادشاہ کی محفوظ چراگاہ میں بھی ضرور داخل ہو جائیں گے اور یہ چرواہا غضبِ سلطانی کی سزا میں گرفتار ہو جائے گا۔ جس طرح ہر بادشاہ کی ایک محفوظ و مخصوص چراگاہ ہوتی ہے جس میں کسی جانور کو چرانے کی اجازت نہیں ہوتی اور اس کو "حِمیٰ" کہتے ہیں، اسی طرح بادشاہوں کے بادشاہ اللہ پاک نے بھی کچھ چیزوں کو حرام ٹھہرا کر ہر شخص کو منع فرمادیا ہے کہ خبردار کوئی اس کے قریب نہ جائے۔ تو یہ حرام چیزیں گویا اللہ تعالیٰ کی "حِمیٰ" ہیں کہ جس طرح بادشاہوں کی حمیٰ میں کسی کو داخل ہونے کی اجازت نہیں ہوتی اسی طرح اللہ تعالیٰ کی حرام کی ہوئی چیزوں کے پاس کسی کو پھٹکنے کی اجازت نہیں ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ مسلمان کو حرام اور مُشْتَبَہ دونوں قسم کی چیزوں سے بچنا اور پرہیز کرنا ضروری ہے۔(منتخب حدیثیں، 98تا100)

نگاہوں کی حفاظت کے لئے "حِمیٰ" قائم فرمائی: ایک بار امیر اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ایک اسلامی بھائی سے ترغیباً ارشاد فرمایا: میں نے اپنے کمرے میں آگے اور پیچھے دیوار سے پہلے "حِمیٰ" قائم کرلی ہے۔ پھر "حِمیٰ" کی وضاحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: دراصل بادشاہوں کی زمین کے گرد ایک حد قائم کردی جاتی ہے تاکہ جانور وغیرہ بادشاہ کے باغ یا زمین سے دور رہیں اور وہ جگہ جانوروں کے نقصان پہنچانے سے محفوظ رہے اس حد (Boundary Line) کو "حِمیٰ" کہتے ہیں۔ میں نے اپنے کمرے کی دیوار کی کھڑکیوں سے کچھ پہلے ایک حد قائم کرلی ہے کہ اس سے آگے نہیں جاؤں گا تاکہ کھڑکی سے دُور رہ کر تحفظ حاصل رہے ورنہ کھڑکی سے باہر نظر ڈالنے کی صورت میں کسی عورت یا اَمْرَد پر نظر پڑ سکتی ہے، اس لیے میں نے اپنے

لیے یوں ''حِمیٰ'' مقرر کرلی ہے۔

مسلک کا تُو امام ہے الیاس قادری

تدبیر تیری تام ہے الیاس قادری

پیارے اسلامی بھائیو! فرائض و واجبات کی پابندی کے ساتھ ساتھ مستحبات پر عمل نیز خلافِ اولیٰ اور **مشتبہ اُمُور** (شُبہ میں ڈالنے والے کاموں) **کے اِرتکاب** سے خود کو بچانے کی کوشش کرنا، اللہ والوں کا طریقہ ہے۔ رِضائے الٰہی کے طلبگاروں کی زندگی تقویٰ و پرہیز گاری میں بسر ہوتی ہے اور جس کام میں اللہ پاک کی نافرمانی کا ذرا سا شُبہ بھی ہو تو اللہ پاک کے مقبول بندے وہ کام کرنے سے ڈرتے ہیں۔ (تذکرۂ امیر اہل سنت، قسط ۷، بنام پیکرِ شرم وحیا، ۲۶)

ملفوظاتِ امیرِ اہل سنت

(❁) جس کے پاس جو شعبہ ہو، وہ اس کا ہو کر رہ جائے، دن رات **اس کی بولی وہ شعبہ ہو**۔ ☆ ایک ذمہ دار کی ڈکشنری (Dictionary) میں **غُصّہ نہیں** ہونا چاہئے، **بڑوں کا غُصّہ بڑے نقصان** کا باعث ہو سکتا ہے۔ (❁) قرآنِ کریم کو **تجوید کے مطابق** پڑھنا بھی ایک فن ہے۔ (❁) عمومی بحث میں **وقت ضائع ہوتا** ہے۔

تربیت کیجئے

(❁) **ذمہ داران کی تربیت** بہت ضروری ہے، اس کے لیے انفرادی طور پر وقت دینا پڑتا ہے، الگ سے لے کر بیٹھنا پڑتا ہے۔ ☆ مدنی مشوروں میں شرکاء کو بھی **بولنے کا موقع** دیا جائے (❁) نگران کو چاہئے کہ وہ اپنی مشاورت کے اسلامی بھائیوں کی **حوصلہ افزائی** کرتا رہے۔ (❁) امیرِ اہل سنّت ایک ایک شعبے کے اسلامی بھائیوں کے ساتھ **گھنٹوں بیٹھتے اور تربیت فرماتے** رہے ہیں۔ (❁) تحریک وسعت نظری اور **بلند سوچ** سے چلتی ہے (❁) نئے کام کے لیے نیا آدمی رکھیں اور اس کی **تربیت** بھی کریں۔ (❁) درست آدمی **درست جگہ** تمام ضروریات کے ساتھ مقرر کریں گے تو مطلوبہ نتائج درست انداز سے سامنے آئیں گے۔

(Right Person For Right Job With all Necessary Requirements)

(❁) نگرانِ مجلس کو چاہئے کہ وہ اپنے شعبے کی **کمزوریوں کو تلاش** کرے، انہیں نظر انداز (Ignore) کرنے کے بجائے دُور کرنے کی کوشش کرے۔ (❁) کسی کی اصلاح سے پہلے سوچیں کہ یہ **غلطی** مجھ سے ہو تو مجھے کس طرح سمجھایا جائے، پھر اُسی طرح اُسے سمجھائیں۔ (❁) اگر کسی سے غلطی ہو جائے تو ضروری نہیں کہ آپ خود سمجھائیں، یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آپ **کسی اور کے ذریعے** سمجھانے کی ترکیب بنائیں۔ (❁) مدنی مشوروں میں (ابتدائی اور اِختتامی) **وقت کا خاص خیال** رکھیں۔

ذمہ داری کے تقاضے پورے کیجئے

(❁) ہمیں جو بھی ذمہ داری دی جائے، اس کے بارے میں **شرعی، تنظیمی، اخلاقی اور اِدارتی معلومات** حاصل کرنا ضروری ہیں۔ (❁) جس **مہارت** (Skills) کی فی زمانہ ضرورت ہے، وہ ہمارے اندر ہونی چاہئے۔ (❁) اپنی مہارت میں اضافہ کرنے کے **اقدامات** کئے جائیں۔ (❁) قابل لوگوں کے ساتھ بیٹھیں، ان کی صلاحیت سے **اپنی صلاحیت بڑھائیں** اور دوسروں تک یہ صلاحتیں منتقل کریں ☆ پروفیشنل اسلامی بھائیوں کو وقت دیں اور ان کو دعوتِ اسلامی والا بنائیں۔

مطالعہ کرنے اور بیانات سننے کا معمول رکھئے

(❁) سیدی غوثِ اعظم حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے **تجدیدی کارناموں** کا مطالعہ کیا جائے (❁) مطالعہ محض بیان کے لیے نہیں، اپنی **اصلاح اور معلومات** کے لیے ہونا چاہئے۔ (❁) **مدنی چینل وغیرہ کے ذریعے اچھے مبلغین** کے بیانات سنئے، اس سے **معلومات** حاصل ہونے کے ساتھ ساتھ بیان کرنے کا انداز بھی سیکھنے کو ملے گا۔ (❁) بیان **پیشگی تیاری** کے ساتھ کیا جائے۔

ایک ذمہ دار کا شیڈول کیسا ہونا چاہئے؟

(❁) ہر ماہ شیڈول کے مطابق 3 دن کے **مدنی قافلے** میں سفر ضروری ہے، ورنہ جدول ناقص ہے۔ (❁) **نیک اعمال** رسالے کے مطابق عمل اور روزانہ اپنے اعمال کا جائزہ لینا ضروری ہے۔ (❁) ذیلی حلقے کے **12 دِینی کاموں** کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنا لیجئے، **تفسیر سُننے، سُنانے کے حلقے** میں شرکت کو لازم کریں (❁) شعبہ **اِزدِیادِ حُب** کے دِینی کاموں کو بھی اپنے جدول میں شامل رکھیں۔ (❁) اپنی کارکردگی اور شیڈول وقت (گھنٹوں اور منٹوں) کے مطابق کریں۔ (❁) شعبے والوں کو چاہئے کہ وہ اپنے شعبے کو بھرپور وقت

دیں اور ذیلی حلقے کے **12 دینی کاموں** سے بھی پیچھے نہ رہیں۔

اہل کے تقرر سے مراد

(۞) اہل کے تقرر میں مہارت اور ہنر دیکھنے کے ساتھ ساتھ یہ بھی دیکھیں کہ وہ **وقت دینے اور دینی کام کے سیکھنے اور کرنے** کا جذبہ رکھنے والا بھی ہے یا نہیں؟ (۞) ایک دوسرے سے **سیکھنے کی کوشش** کریں۔ (۞) ہر کام کا تجربہ کرنے کے بجائے کسی **تجربہ کار** سے سیکھیں گے تو وقت بھی بچے گا اور کامیابی کے امکانات بھی بڑھ جائیں گے۔

مختلف نکات

(۞) ایسے کام کرو کہ مرنے کے بعد زمانہ آپ کو اچھے الفاظ میں یاد کرے (۞) مختلف لوگ کام کرتے ہیں لوگ کام بھول جاتے ہیں مگر کردار یاد رکھا جاتا ہے۔ (۞) کون سا زندہ شخص ایسا ہے جو غم و پریشانی سے آزاد ہے (۞) اپنی عادتوں کا خود جائزہ لیں، اپنے کان خود کھینچیں، کوئی اور کھینچے گا تو تکلیف زیادہ ہوگی۔ (۞) محنت کا رزلٹ نکلتا ہے، محنت رنگ لاتی ہے، ہم 12 گھنٹے محنت کریں تو اس کا عرق 12 منٹ میں سامنے آتا ہے۔ (۞) تنظیم سیکھنے کے لیے کسی تنظیمی ذمہ دار کی صحبت اختیار کرنی ہوتی ہے۔ (۞) اپنے ساتھ رہنے والے اسلامی بھائیوں کو دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں سے آگاہ کیجئے۔ (۞) ہر شعبے کا شرعی و تنظیمی نصاب اور کورس بنایا جائے، اس کے مطابق ذمہ داران کی تربیت کریں اور ٹیسٹ لیں۔ (۞) تبلیغ اخلاق درست کرتی ہے۔ (۞) تقویٰ و پرہیزگاری اور خوفِ خدا کا بیان کرنے سے اپنے اندر بھی تبدیلی آتی ہے۔ (۞) غیبت اور کینہ دونوں حرام ہیں مگر کینہ کی تباہی زیادہ ہے کہ یہ دل میں جما رہتا ہے۔ (۞) ہماری زبان غلط چلتی ہے تو ہمارے ماتحت کے دل میں کینہ بیٹھ جاتا ہے۔ (۞) ضروریات کی تکمیل اور آسائش کے حصول میں مگن رہنے کی وجہ سے بُرائیوں میں اضافہ ہو رہا ہے۔ (۞) یہ مشاورت کی خوبصورتی ہے کہ سب حمایت میں ہی بات کر رہے ہوتے ہیں مگر اندازِ فکر مختلف ہوتا ہے۔ (۞) **ملازم کی 3 خرابیاں:** (1) لیٹ آنا (2) وقت ختم ہونے پر بھاگنے کی کوشش کرنا (3) چھٹیاں کرنا، اگر کسی ملازم میں یہ تینوں چیزیں نہ ہوں تو وہ اس ادارے میں وہ ترقی کرتا ہے، جس کا تصور بھی نہیں ہوتا۔ (۞) ایس او پیز (SOPs) کا خیال رکھتے ہوئے ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں کو مضبوط کرنے کی کوشش کریں۔

نوجوانوں کی تربیت

(۞) وہ اسلامی بھائی جو کسی وقت **دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں میں متحرک** (Active) تھے مگر ابھی متحرک نہیں، ان کے بچوں کے ساتھ بیٹھنا چاہئے تاکہ وہ دعوتِ اسلامی سے منسلک رہیں، انھیں اہمیت دی جائے اور ان کی اہلیت و دلچسپی کے مطابق دینی کاموں کی ذمہ داریاں بھی دیں۔

شعبہ کورسز

1. شعبہ کورسز میں **مختلف طبقوں کے لیے کورسز** تیار کئے جائیں۔
2. **13 سے 18 سال** کی عمر کے اسلامی بھائیوں کے لیے **کورسز** کا سلسلہ شروع کیا جائے۔ شعبہ کورسز ان کے لیے کورسز تیار کرے، اس کام کے لیے **محمد رضا عطاری مدنی** (ابن رکنِ شوریٰ حاجی علی عطاری) کو رکن شوریٰ حاجی محمد فضیل عطاری کے تحت شعبہ کورسز کا حصہ بنایا جائے۔
3. کورسز تیار کرنے کے بعد شعبہ مدنی کورسز، **شعبۂ تعلیم اور شعبہ رابطہ برائے شخصیات** کے ذریعے کورسز کروانے کا اہتمام کرے۔
4. ان کورسز کی تیاری کے لیے رکنِ شوریٰ **حاجی محمد فضیل عطاری** اراکینِ شوریٰ حاجی محمد اطہر عطاری اور حاجی محمد بلال عطاری کے ساتھ مشورہ کریں۔

شعبہ رُوحانی علاج

5. اورادِ عطاریہ شعبے کا نام **شعبہ روحانی علاج** طے پایا۔

ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ

6. ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ کے تحت تمام **چھوٹے بڑے اڈّوں** میں دینی کام کرنے کی ترکیب بنائی جائے۔ ہر اڈّے پر مدنی قافلے کی ترکیب ہو تو بہت اچھا ہے۔

جامعۃ المدینہ بوائز

7. اراکینِ شوریٰ، **جامعۃ المدینہ بوائز** اور اراکینِ عالمی مجلس مشاورت، پاکستان مجلسِ مشاورت کی اسلامی بہنیں **جامعۃ المدینہ گرلز** میں اپنا جدول بنائیں، طلبہ و طالبات کو وقت دیا جائے، ان کی تنظیمی تربیت کی جائے اور دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں کی ذمہ داریاں دی جائیں۔

8. نگران اسلامی بھائیوں کو بھی چاہئے کہ **مدنی اسلامی بھائیوں** اور نگران اسلامی بہنوں کو چاہئے کہ وہ **مدنیہ اسلامی بہنوں** کو وقت دیں، ان سے رابطے میں رہیں اور انہیں اپنی مشاورتوں کا حصہ بنائیں۔

فنانس ڈیپارٹمنٹ

9. نگرانِ کابینہ اور نگرانِ زون میں **عطیات**(Donation) **جمع کرنے کی صلاحیت** نمایاں ہونی چاہئے۔

10. فنانس ڈیپارٹمنٹ کے ذمہ داران **اخراجات کم کرنے کا عملی منصوبہ**(Action Plan) نگرانِ ریجن کو پیش کریں اور ریجن نگران اسے اپنے ریجن میں نافذ کروائیں۔

11. وہ ذمہ داران جو **زیادہ چندہ**(Donation) جمع کرتے ہیں، فنانس ڈیپارٹمنٹ ان کا مشورہ کرے اور عطیات بڑھانے کی ترغیب دلائی جائے۔

12. **نئے اجیر کی منظوری** ریجن سطح پر ہو گی، نئے اجیر کو منظور کرنے سے پہلے ریجن نگران اپنے ریجن کے **سالانہ بجٹ** کو پیشِ نظر رکھیں۔

شعبہ اثاثہ جات وشعبہ تعمیرات

13. نگران پاکستان مشاورت، ریجن نگرانوں سے **خالی پلاٹس پر تعمیرات** کے بارے میں، شعبہ اثاثہ جات اور شعبہ تعمیرات کا مدنی مشورہ کریں اور تعمیرات کے نظام کو مزید مضبوط کیا جائے۔

14. **ہر پروجیکٹ پر 3 رکنی مجلس** کو مضبوط کیا جائے اور وہاں ڈونیشن سیل(Donation Cell) قائم کیا جائے تاکہ تعمیراتی کاموں کی رکاوٹ دُور ہو سکے۔

15. شعبہ اثاثہ جات وشعبہ تعمیرات کے نگرانِ مجالس ہر پروجیکٹ کی **پریزنٹیشن**(Presentation) بنائیں، **سوشل میڈیا** کے ذریعے اس کی تشہیر کروائی جائے۔ اس کام کے لیے ریجن سطح پر ایک ذمہ دار مقرر کیا جائے، جو ریجن کے تمام پروجیکٹس کو آگے بڑھانے کی کوشش کرے۔ اسے تنظیمی سسٹم بنا کر دیا جائے، مخیر اسلامی بھائی اس کی مشاورت میں ہونے چاہئیں۔

16. ریجن نگران **خالی پلاٹس کی کیٹاگری** بنائیں مثلاً **A,B,C** میں تقسیم کریں، "A کیٹاگری" میں انہیں رکھا جائے، جن پلاٹس کے اِرد گرد آبادی ہوگئی ہو، "B" میں وہ شامل کیے جائیں جہاں آبادی کم ہو اور "C" میں وہ شامل رکھیں، جن کے گرد ابھی آبادی شروع نہیں ہوئی۔ "A کیٹاگری" میں شامل پلاٹس پر جلد کام کیا جائے۔

17. ریجن نگران، اپنے ریجن میں موجود **تمام پلاٹس کی پلاننگ** کریں اور مرکزی مجلسِ شوریٰ کے اگلے مدنی مشورے میں اس کی کارکردگی پیش کریں۔

18. زیرِ تعمیر پروجیکٹ پر فنانس ڈیپارٹمنٹ آڈٹ کے نظام کو مضبوط کرے۔

تھیلیسیمیافری پاکستان

19. دعوتِ اسلامی کے **ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ**(FGRF - Faizan Global Relief Foundation) کے تحت **9 جنوری 2021ء تھیلیسیمیا**(Thalassemia) **فری پاکستان** کا کام شروع کیا جارہا ہے۔

ماہنامہ فیضان مدینہ کی سالانہ بکنگ

20. ماہنامہ فیضانِ مدینہ میں **بہترین معلومات سے مالامال مضامین** آتے ہیں، اس کا مطالعہ کریں۔

21. ہر دعوتِ اسلامی والے کی ماہنامہ فیضانِ مدینہ کی بکنگ ہونی چاہئے، **ذیلی تا ریجن** تمام ذمہ داران ماہنامہ فیضانِ مدینہ کی سالانہ بکنگ کے لیے کوشش کریں۔

شعبہ مدنی قافلہ

22. **مدنی قافلہ** دعوتِ اسلامی کی **ریڑھ کی ہڈی**(Back Bone) ہے۔

جدول مدنی مشورے مرکزی مجلس شوریٰ ان شآءاللہ

43،1442ھ / 2021ء

تاریخ عیسوی	تاریخ ہجری	دن	شرکاء	وقت
29،30،31 مارچ	16،17،18 شعبان المعظم	پیر، منگل، بدھ	اراکینِ شوریٰ	دن 2:00 تارات وقتِ مناسب
28،29،30 جون	18،19،20 ذیقعدۃ الحرام	پیر، منگل، بدھ	اراکینِ شوریٰ	دن 2:00 تارات وقتِ مناسب
27،28،29 ستمبر	20،21،22 صفر المظفر 1443	پیر، منگل، بدھ	اراکینِ شوریٰ	دن 2:00 تارات وقتِ مناسب
27،28،29 دسمبر	23،24،25 جُمادی الاولیٰ	پیر، منگل، بدھ	اراکینِ شوریٰ	دن 2:00 تارات وقتِ مناسب

21 جُمادی الاولیٰ 1442ھ / 5 جنوری 2021ء